ہفتہ وار رسالہ: 202
WEEKLY BOOKLET: 202

قربانی کیوں کرتے ہیں؟

صفحات 17

- "قربانی" حکمِ خداوندی پر عمل کا ذریعہ ہے 01
- قربانی کس پر واجب ہے؟ 02
- اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں 08
- قربانی واجب ہو مگر رقم نہ ہو تو کیا کرے؟ 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قربانی کیوں کرتے ہیں؟

دُعائے عطار یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”قربانی کیوں کرتے ہیں؟“ پڑھ یا سُن لے، اُسے ہر سال خوش دِلی سے قربانی کرنے کی سعادت عطا فرما اور اُس کی قربانی کو اُس کے لئے پُل صراط کی سواری بنا۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (مسند الفردوس، 2/ 471، حدیث:8210)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی حکمِ خداوندی پر عمل کرنے کیلئے کی جاتی ہے

سُوال: ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟

جواب: قربانی کا حکم اللہ پاک اور اُس کے پیارے رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دیا ہے اور یہ چند شرائط کے ساتھ مسلمان پر واجِب ہوتی ہے اس لیے ہم قربانی کرتے ہیں اور اِن شاءَ اللہ کرتے رہیں گے۔ اللہ پاک نے قربانی کا حکم دیتے ہوئے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ۲﴾ (پ30، الکوثر:2) ترجَمۂ کنزُ الایمان: ”تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔“ تو اِس حکمِ خُداوندی پر عمل کرنے کے لیے ہم قربانی کرتے ہیں۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس آیتِ مُبارَکہ میں بھی قربانی کا ذِکر ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ۱۶۲﴾ (پ8، الانعام:162)

www.dawateislami.net

ترجَمۂ کنزالایمان: ”تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رَبّ سارے جہان کا۔“ اِسی طرح جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْم (یعنی قربانی کرنا) تمہارے باپ ابراہیم علیہ السّلام کا طریقہ کار ہے۔ (ابن ماجہ 3/531، حدیث: 3127) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو قربانی کی وُسعت رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ، 3/529، حدیث: 3123)

قربانی کس پر واجب ہے؟

سُوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: 10 ذُوالْحِجّۃِالْحَرام کی صبحِ صادِق سے لے کر 12 ذُوالْحِجّۃِالْحَرام کے غُروبِ آفتاب کے دَرمیان اگر کوئی مسلمان عاقِل، بالغ، مقیم اور صاحبِ نِصاب ہو اور وہ نِصاب اس کے قرض اور ضَروریاتِ زندگی میں مُسْتَغْرَق (یعنی ڈوبا ہوا) نہ ہو تو اِس صورت میں قربانی واجب ہوگی۔

کیا مُسافِر پر قربانی واجب ہے؟

سُوال: کیا مُسافر پر قربانی واجب ہے؟

جواب: جو شرعاً مُسافِر ہے اس پر قربانی واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟

سُوال: کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے جو اپنی قربانی کی عمر پوری کرچکا ہو مگر اس نے دانت نہ نکالے ہوں؟ بقر عید کے موقع پر بیوپاری گاہکوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اس جانور نے

اگرچہ دانت نہیں نکالے مگر یہ اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہے تو گاہک وہ جانور خَریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ دانت نکالنا ضَروری ہے، اگر وہی جانور بیوپاری آدھی قیمت پر دینے کے لیے تیار ہو جائے تو گاہک اسے خَرید لیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: جو جانور قربانی کی عمر پوری کر چکے ہوں ان کی قربانی جائز ہے اگرچہ انہوں نے دانت نہ نکالے ہوں۔ قربانی کے جائز ہونے کے لیے اُونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے کی دو سال اور بکرا، بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ کی ایک سال ہونا ضَروری ہے۔ اَلبتّہ اگر دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ یاد رکھیے! قربانی جائز ہونے کے لیے جانوروں کی عمر پوری ہونا ضَروری ہے نہ کہ دانت نکالنا کیونکہ جو جانور آزاد گھوم پھر کر چَرتے اور نوچ نوچ کر گھاس کھاتے ہیں وہ مسلسل دانتوں سے گھاس کھینچتے رہنے کے سبب اپنی قربانی کی عمر پوری ہونے سے پہلے ہی دانت نکال دیتے ہیں اور جو جانور بندھے ہوئے ہوتے ہیں وہ بسا اوقات عمر پوری ہونے کے باوجود دانت نہیں نکال پاتے۔ جانوروں کی عمر کے مُعاملے میں لوگ بیوپاریوں پر اِس لیے اِعتماد نہیں کرتے کہ کثرت سے جھوٹ اور دھوکا دہی کے باعث اُن کا بیوپاریوں سے اِعتماد اُٹھ چکا ہوتا ہے۔ بعض بیوپاری جانوروں کی کٹی ہوئی دُم ٹیپ لگا کر جوڑ دیتے ہیں اور جس رنگ کے جانور کے بال ہوتے ہیں ٹیپ پر اسی طرح کا رنگ لگا دیتے ہیں جس کے باعِث خَریدار کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ جانور کی دُم کٹی ہوئی ہے اور پھر جب وہ بیچارہ اُسے گھر لے جا کر دُم سے پکڑتا ہے تو دُم نکل کر اُس کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ اِسی طرح بعض بیوپاری جانوروں کے دانت دِکھاتے ہوئے بھی دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ سب بیوپاری دھوکے باز نہیں ہوتے مگر لوگ اِیماندار بیوپاریوں پر بھی اِس لیے اِعتماد نہیں کرتے

کہ دودھ کا جَلا چھاچھ پُھونک پُھونک کر پیتا ہے۔ اگر بیوپاری باشرع اور نیک آدمی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جانور کی عمر پوری ہے، گاہک کو اس پر اِعتماد ہے کہ وہ جانور کی عمر بتانے میں جھوٹ نہیں بول رہا تو اس صورت میں اگر گاہک نے اُس سے جانور خرید کر قربانی کرلی تو اس کی قربانی ہو جائے گی اگرچہ دانت نہ نکلے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور چاہے وہ گائے ہو یا بکرا چار دانت کا ہونا چاہیے، بکرا اگر چار دانت کا ہو تو اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے مگر ہمارے یہاں دو دانت کی رَسم چل پڑی ہے۔ جانور خَریدنے والے بھی دو دَانت کا مُطالبہ کرتے ہیں اور بیوپاری بھی دو دَانت کی صَدائیں لگاتے ہیں۔ بسا اوقات جانور آٹھ دانت (یعنی بڑی عمر) کا ہوتا ہے مگر بیوپاری خَریدار کو صِرف دو دانت نُمایاں طور پر دِکھاتے ہیں اور بقیہ دانت اپنی اُنگلیوں سے چھپا لیتے ہیں اور پھر فوراً جانور کا مُنہ بند کر دیتے ہیں۔ رہی بات یہ کہ جس جانور کے کم عمری کی وجہ سے دانت نہیں نکلے ہوتے لوگ اسے آدھی قیمت میں خَرید لیتے ہیں تو یہ آدھی قیمت پر خَریدنے والے شاید گوشت فروش ہوتے ہوں گے جو ایسے جانوروں کو قربانی کے لیے نہیں بلکہ ذَبح کر کے ان کا گوشت بیچنے کے لیے خرید لیتے ہوں گے۔

جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، یہ پہچان کیسے ہو؟

سُوال: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان کیسے کی جا سکتی ہے؟

جواب: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان یہ ہے کہ جو دانت اچھی طرح نہیں نکلے ہوتے وہ سارے چھوٹے سے ایک لائن میں سفیدی کی طرح نظر آتے ہیں اور جو دانت نکل چکے ہوتے ہیں وہ اس سفیدی سے تھوڑا ہٹ کر اُبھری ہوئی جگہ سے نکلتے ہیں اور چوڑے ہوتے ہیں اور اُن پر کچھ پیلاہٹ سی ہوتی ہے۔ اگر جانور آٹھ دانت کا بالکل ضعیف ہے تو اُس کے آٹھوں دانت ایک ہی لائن میں نظر آئیں گے اور اُن پر پیلاہٹ بھی دِکھائی دے گی۔ بہر حال جانور کے دانتوں کی پہچان ہر ایک نہیں کر سکتا لہٰذا جانور

www.dawateislami.net

خریدتے وقت تجربہ کار آدمی کا ساتھ ہونا بہت مُفید ہے۔

بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گُھسا کر لانا کیسا؟

سُوال: قربانی کے جانوروں کو منڈی سے خرید کر گھر لانے کے لیے گاڑیوں کی ضَرورت پڑتی ہے ، بعض لوگ پیسے بچانے کے لیے بڑے جانوروں کو بھی چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گُھسا کر، لِٹا کر اور رَسیوں سے باندھ کر لاتے ہیں جس کی وجہ سے جانوروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ شدید زخمی بھی ہو جاتے ہیں اس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: جس طرح اِنسان کو تکلیف دہ چیزوں سے اَذِیّت پہنچتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرتا ہے ظاہر ہے اِسی طرح جانوروں کو بھی تکلیف دہ چیزوں سے اَذِیّت ہوتی ہے۔ چند پیسوں کی خاطِر اس طرح بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گھسا کر، لٹا کر اور رَسّیوں سے باندھ کر لانا بِلا وجہ جانوروں کو اِیذا دینا اور اُن پر ظلم کرنا ہے۔ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی سخت تر ہے کیونکہ مسلمان تو مقابلہ کرے گا، عدالت میں جا کر کیس کر دے گا اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بے زبان جانور کس کے آگے فَریاد کرے گا۔[1] یاد رَکھیے! مَظلوم جانور بلکہ مَظلوم کافر کی بھی بد دعا قبول ہوتی ہے۔ جنہوں نے ایسا کیا ہے وہ توبہ کریں اور آئندہ ہر گز اس طرح کے اَنداز اِختیار نہ کریں۔

کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

سُوال: عید کے کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

---

1 . . . جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دُنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا مُعین و مدد گار اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں۔ (دُرِّ مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، 9/663)

www.dawateislami.net

جواب: عید کے تینوں دِن قربانی کرنا جائز ہے اَلبتہ پہلے دِن قربانی کرنا افضل ہے۔ عید کے پہلے دِن عموماً قصّاب زیادہ پیسے لیتے ہیں تو بعض لوگ تھوڑے سے پیسے بچانے کے لیے افضل عمل کو چھوڑ کر عید کے دوسرے یا تیسرے دن قربانی کرتے ہیں۔ یوں چند پیسوں کی خاطر اتنا مہنگا جانور لانے کے باوجود پہلے دِن قربانی کرنے کی فضیلت پانے سے خود کو محروم کر دیتے ہیں۔ پہلے دِن قصّاب کا زیادہ رَقم لینا اگرچہ نفس پر گِراں گزرتا ہے مگر ہمیں اپنا یوں ذہن بنانا چاہیے کہ جو نیک عمل نفس پر جتنا زیادہ گِراں گزرتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔ (سفر حج کی احتیاطیں، ص24)

یاد رکھیے! عِیْدُ الْاَضْحٰی کے دِن جانور ذَبح کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی مجبوری نہ ہو تو پہلے دِن ہی قربانی کی جائے اگرچہ کچھ رَقم زیادہ خرچ ہو گی لیکن اس کو نقصان نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے عِوض آخرت میں ملنے والے عظیم ثواب پر نظر رکھی جائے۔ اگر کسی کے گھر میں دوسرے یا تیسرے دن دَعوت ہوتی ہے اس وجہ سے وہ پہلے دِن قربانی نہیں کرتا تو اُسے چاہیے کہ پہلے دِن قربانی کرکے اس کا گوشت فریج میں رکھ دے اور اگلے دن دَعوت میں اِستعمال کرلے کیونکہ ایک دو دِن میں گوشت کے ذائقے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ فقط لذّتِ نفس کے لیے پہلے دِن قربانی کے عظیم ثواب سے محروم ہو جانا دانش مندی نہیں بلکہ محرومی ہے۔ جس طرح تاجر مال کے نفع پر نظر رکھتا ہے اِسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مال کے نفع سے زیادہ نیکیوں کے نفع پر نظر رکھے اور اس کے لیے کوشش بھی کرتا رہے۔

شکنجے میں جکڑ کر جانور ذَبح کرنا کیسا؟

سُوال: یورپین (European) ممالک میں چھوٹے جانور کو ذَبح کرنے کے لیے مخصوص شکنجے میں جکڑا جاتا ہے تاکہ رَسیوں سے باندھنے اور پکڑنے کی مشقت سے بچا جاسکے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: بکرے اور دُنبے وغیرہ کو مخصوص شکنجے میں جکڑ کر ذَبح کرنے میں اور تو کوئی حَرج نہیں لیکن ایک سُنَّت تَرک ہو جاتی ہے وہ یہ کہ ذَبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبح کرے۔ اَلبتہ اس شکنجے کے ذَریعے جکڑنے میں ایک فائدہ بھی ہے کہ جانور کئی غیر ضَروری تکالیف سے بچ جاتا ہے مثلاً بعض لوگ بکرے کو اُٹھا کر پٹختے ہیں یا پتھریلی زمین پر گراتے ہیں جو یقیناً بِلاوجہ کی اِیذا ہے لیکن اِس مخصوص شکنجے کے ذَریعے لٹانے میں یہ دونوں تکالیف نہیں ہوں گی۔ نیز اِس شکنجے کی ہیئت ایسی ہے کہ جانور کو لِٹا کر پیٹ سے جکڑ لیا جاتا ہے اور پاؤں آزاد ہوتے ہیں تو یہ طبی لحاظ سے بھی اچھا ہے اس لیے کہ جانور جتنا زیادہ ہاتھ پاؤں مارے گا اتنا ہی مُضِرِ صحت خون بہہ جائے گا۔ بہر حال شکنجے میں کَس کر ذَبح کریں یا رَسیوں سے باندھ کر، جانور کو بے جا تکلیف دینے کی ہر گز اِجازت نہیں۔ جو لوگ بکرے کی گردن چٹخا دیتے ہیں یا بڑے جانور کی چھرا گھونپ کر دِل کی رَگیں کاٹ دیتے ہیں یا ذَبح کرتے ہوئے ہڈی پر چھری مارتے ہیں تو انہیں اس سے بچنا ضَروری ہے۔ خُدانا خواستہ مَرنے کے بعد یہی جانور مسلط کر دیا گیا تو پھر کیا بنے گا؟

قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟

سُوال: قربانی کے بعض جانوروں کے جسم پر بہت بڑے بڑے بال ہوتے ہیں، انہیں ذَبح کرتے وقت اگر دُشواری ہو رہی ہو تو کیا ان بالوں کو کاٹ سکتے ہیں؟ اگر کسی نے وہ بال کاٹ دیئے تو ان بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے بال یا اُون وغیرہ کاٹ دی تو ان چیزوں کو نہ تو وہ اپنے اِستعمال میں لا سکتا ہے اور نہ ہی کسی غنی کو دے

www.dawateislami.net

سکتا ہے بلکہ ان بالوں اور اُون وغیرہ کو کسی شَرعی فقیر پر صَدَقہ کرنا ہوگا۔ رہی بات ذَبح کے وقت دُشواری پیش آنے کی تو اس کے لیے پورے بدن کے بال کاٹنا تو دُور کی بات گلے کے بال کاٹنے کی بھی ضَرورت نہیں بلکہ گلے پر پانی وغیرہ ڈال کر جگہ بنائی جاسکتی ہے۔

بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ

سُوال: قَصّاب عموماً بے وُضو، بے نمازی اور داڑھی منڈے ہوتے ہیں تو کیا ان سے جانور ذَبح کروانا دُرُست ہے ؟ نیز جانور کو ذَبح کرنے کے چند مَدَنی پھول بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: جانور ذَبح کرنے کے لیے باوُضو، نمازی اور داڑھی والا ہونا شَرط نہیں لہٰذا اگر داڑھی مُنڈے، بے وُضو اور بے نمازی شخص نے بھی جانور ذَبح کیا تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔ ☆ذابح (یعنی ذَبح کرنے والے) کا مَرد ہونا بھی شَرط نہیں، عورت یا سمجھ دار بچہ بھی ذَبح کر سکتے ہیں اَلبتہ جو بھی ذَبح کرے اُسے ذَبح کے وقت اللہ کا نام لینا ضَروری ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، 9/496 ماخوذا) ☆اگر کسی نے جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا مثلاً دو آدمی مِل کر ذَبح کر رہے تھے، ایک نے یہ سوچ کر اللہ کا نام نہ لیا کہ دوسرے نے کہہ دیا ہے میرا کہنا ضَروری نہیں تو جانور مُردار ہو جائے گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، 9/499) ☆ذَبح کے وقت "بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَر" کے اَلفاظ کہنا بہتر ہے، شَرط نہیں لہٰذا اگر کسی نے فقط لفظ "اللہ" کہہ کر چھری چلا دی تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/285) ☆اگر بھولنے کے سبب اللہ کا نام نہ لیا تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔ (ہدایہ، 2/347)

اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں

سُوال: اِجتماعی قربانی کرنے والوں پر کیا کیا شَرعی ذِمّہ داریاں بنتی ہیں؟

جواب: اِجتماعی قربانی کے مَسائل بہت پیچیدہ اور مشکل ہیں لہٰذا اِجتماعی قربانی کرنے والوں

کے لیے لازِم ہے کہ وہ اِس سے متعلقہ ضَروری مَسائل سیکھیں یا پھر عُلَمائے کِرام کی مکمل رہنمائی میں ہی قربانی کریں۔ بَدقسمتی سے لوگوں نے اِجتماعی قربانی کو ایک کاروبار بنالیا ہے، بعض اِدارے بھی عُلَمائے کِرام کی راہ نُمائی لیے بغیر اِجتماعی قربانی کرتے ہیں اور کُھلم کُھلا غَلَطیاں کرکے لوگوں کی قربانیاں ضائع کر بیٹھتے ہوں گے۔ ہر ایک کو عذابِ آخرت سے ڈرنا چاہیے اور شَرعی تقاضے پورے ہونے کی صورت میں ہی اِجتماعی قربانی میں ہاتھ ڈالنا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی میں اِجتماعی قربانی دارُالاِفتا اہلسنّت کی مکمل راہ نُمائی میں ہی ہوتی ہے۔ مُلک اور بیرونِ ملک اِجتماعی قربانی کا اِرادہ رکھنے والے ذِمَّہ داران کی پہلے تَربِیَت ہوتی ہے۔ پھر تَربیتی نشست میں شِرکت کرنے والوں کا اِمتحان ہوتا ہے اور جو اِمتحان میں کامیابی حاصِل کرتے ہیں تو انہیں ہی مَدَنی مَرکز کی طرف سے اِجتماعی قربانی کی اِجازت ملتی ہے۔ نیز دارُالاِفتا اہلسنّت کی طرف سے ”اِجتماعی قربانی کے مَدَنی پھول“ کے نام سے ایک رِسالہ بھی شائع کیا جاچکا ہے۔

اُدھار لے کر قربانی کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے پاس پیسے نہ ہوں تو کیا وہ اُدھار لے کر قربانی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر قربانی واجب ہے اور پیسے چُھٹّے نہیں ہیں کاروبار میں لگے ہوئے ہیں یا کوئی مال خریدا ہوا ہے جسے بیچنا نہیں چاہتے تو اب اگر کسی سے پیسے اُدھار لے کر قربانی کرلی تو حرج نہیں ہے۔ البتّہ اگر قربانی واجب نہیں ہے تو ظاہر ہے اُدھار لے کر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر قربانی کی تو ثواب ملے گا مگر ایسا کرنا بڑا رسک ہے کہ پھر قرضہ اُترے گا نہیں اور یوں لڑائی جھگڑوں کے مسائل بھی ہوسکتے ہیں لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر قربانی واجب نہ ہو تو صرف قربانی کرنے کے لیے قرضہ نہ لیا جائے۔

مُحَرَّمُ الحَرام میں قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا قربانی کا گوشت عید الاَضحیٰ گزرنے کے بعد بھی کھایا جاسکتا ہے؟ نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ مُحَرَّمُ الحَرام کا چاند نظر آجائے تو گھر میں گوشت نہیں پکانا چاہیے اور قربانی کا گوشت بھی یکم مُحَرَّمُ الحَرام سے پہلے پہلے ختم کرلینا چاہیے۔ آپ اس حوالے سے ہماری راہنمائی فرمادیجیے۔

جواب: قربانی کا گوشت اگر کوئی سال بھر تک کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے یہ جائز ہے۔ مُحَرَّمُ الحَرام میں بھی قربانی کا گوشت اور اس کے علاوہ جانور ذَبح کرکے اس کا گوشت بھی کھایا جاسکتا ہے۔

قربانی کے جانور کے گوشت کے تین حصّے کرنا

سُوال: قربانی کے جانور کے گوشت کے تین حصّے کیے جاتے ہیں، کیا شریعت میں اِس کی کوئی دَلیل ہے؟

جواب: بہارِ شریعت کے پندرھویں حِصّے میں قربانی کے مَسائل لکھے ہوئے ہیں، اس میں قربانی کے جانور کے گوشت کے تین حصّے کرنے کو مُستَحَب لکھا ہے مثلاً بکرا ہے تو اس کے تین حصّے کرلیے جائیں، ایک حصّہ قربانی کرنے والا اپنے اِستعمال میں رکھے، ایک حصّہ رِشتہ داروں میں تقسیم کردے اور ایک حصّہ غریبوں میں بانٹ دے تو یہ مُستَحَب ہے۔ (بہارشریعت، 3/344، حصہ:15۔ فتاویٰ ہندیہ، 5/300) اگر پورا بکرا خود رکھ لیا یا پورا بکرا بانٹ دیا یا پورا بکرا ایک ساتھ کسی کو اُٹھا کر دے دیا تو یہ سب صورتیں بھی جائز ہیں۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

سُوال: گھر میں دو کمانے والے ہیں جو تقریباً 20 ہزار تک کماتے ہیں کیا ان پر قربانی

واجب ہو گی؟

جواب: 20،30 ہزار کمانے کا مسئلہ نہیں ہے اِس طرح تو لوگ ایک لاکھ بھی کماتے ہوں گے اور پوری کی پوری رقم خرچ ہو جاتی ہو گی۔ کوئی 10 ہزار میں گزارہ کر لیتا ہو گا اور کسی کا دس لاکھ میں بھی گزارہ مشکل سے ہو تا ہو گا، کسی کے پاس آج کا کھانا ہو گا تو کل کا نہیں ہو گا، کل کا ہو گا تو پرسوں کا نہیں ہو گا لہٰذا کتنا کماتا ہے یہ بنیاد نہیں ہے بلکہ بنیاد یہ ہے کہ 10 ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کی صبحِ صادق (سے لے کر 12 ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کے غروبِ آفتاب تک) کے وقت میں جو غنی ہو یعنی ضَروریات کے علاوہ اس کے پاس نصاب [1] کے برابر رقم وغیرہ موجود ہو اور قرض میں گھرا ہوا بھی نہ ہو تو قربانی واجب ہو گی۔ [2]

قربانی کے جانور کی قیمت بتانا مناسِب ہے یا خاموشی اِختیار کرنا؟

سُوال: جب ہم قربانی کے لیے کوئی جانور مثلاً گائے یا بکرا خرید کر لاتے ہیں تو اکثر لوگ بار بار یہ سُوال پوچھتے ہیں کہ کتنے کا لائے ہو؟ ایسی صورت میں قیمت بتانا مناسِب ہے یا خاموشی اِختیار کرنا کیونکہ قیمت بتانے میں اپنی بڑائی کا پہلو بھی نکلتا ہے کہ میں تو پچھتر ہزار

---

1 . . . قربانی کا نصاب یہ ہے کہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے 52 تولہ چاندی ہو یا ساڑھے 52 تولہ چاندی کے برابر رقم ہو یا بیچنے کا اتنا سامان ہو جو ساڑھے 52 تولہ چاندی کی رقم کو پہنچ جائے یا گھر میں ضرورت کے علاوہ اتنا سامان رکھا ہے جو ساڑھے 52 تولہ چاندی کی رقم کو پہنچ جاتا ہے یا یہ سب ملا کر ساڑھے 52 تولہ چاندی کی رقم کو پہنچ جائیں تو اس صورت میں قربانی واجب ہو جائے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/292- بہارِ شریعت، 3/333، حصہ:15)

2 . . . یہ ضَرور نہیں کہ دَسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقت میں (10 ذُوالحِجَّۃ کی صبح) اس کا اَہل نہ تھا وُجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وَقت میں (یعنی 12 ذُوالحِجَّۃ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہل ہو گیا یعنی وُجوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہو گئی اور اگر اِبتدائے وَقت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخر وَقت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔ (بہارِ شریعت، 3/334، حصہ:15)

(75000)کالا یا یا میں تو دو لاکھ(200000)کالا یا وغیرہ؟

جواب: ظاہر ہے کہ اگر کوئی جانور کی قیمت پوچھے گا اور آپ اسے کہیں گے کہ میں نہیں بتاتا تو اس کا دِل ٹوٹے گا اور اُسے بُرا لگے گا اس لیے کوئی پوچھے تو قیمت بتا دیجیے۔ آپ کو بھی تو جانور لے کر گھومنے کا شوق ہے، جب آپ اپنا شوق پورا کر رہے ہیں، جانور کو لا کر اپنے دَروازے کے آگے باندھ رہے ہیں، اسے پھولوں کے گجرے اور ہار ڈال رہے ہیں اور اُسے سجا کر رکھ رہے ہیں تو جب اتنی نُمائش آپ خود کروا ہی رہے ہیں تو پھر لوگ پوچھیں گے ہی کہ کتنے کا لیا ہے؟ اگر آپ جانور کی نُمائش نہ کریں اور اسے چھپا کر رکھیں تو اتنے لوگوں کو پتا نہیں چلے گا اور پھر کم لوگ پوچھیں گے یا پھر یہ پوچھیں گے کہ آپ نے قربانی کے لیے جانور لیا ہے یا نہیں؟ اگر آپ ہاں بولیں گے تو پوچھیں گے: کتنے میں آیا؟ اور اگر بولیں گے: ابھی تک نہیں لیا، تو پوچھیں گے: کتنے تک لینے کا اِرادہ ہے؟ بہر حال عوام نے پوچھنا ہی ہے۔ اب یہ پوچھنا بعض اوقات فضول ہوتا ہے اور بعض اوقات فضول نہیں بھی ہوتا جیسا کہ کوئی اِس لیے پوچھ رہا ہے تاکہ اُسے یہ پتا چل جائے کہ آج کل جانور کا کیا بھاؤ چل رہا ہے اور اس طرح کا جانور کتنے کا ملتا ہے؟ کیونکہ اس نے بھی جانور لینے کے لیے منڈی جانا ہے تو یہ اچھی نیت سے پوچھنا ہے اور اگر ویسے ہی پوچھتا ہے جیسا کہ لوگ تَجَسُّس کے طور پر پوچھتے ہیں تو یہ فضول پوچھنا ہوا اور فضول باتوں سے بچنا اچھا ہے لیکن یہ پوچھنا اب بھی گناہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی نے آپ سے جانور کا بھاؤ پوچھ لیا تو آپ اس کا دِل خوش کرنے کی نیت سے اُسے صحیح صحیح بتا دیجیے اس کا دِل خوش ہو جائے گا، نہیں بتائیں گے تو اس کا دِل ٹوٹے گا البتہ پوچھنے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ بِلا ضَرورت نہ پوچھیں۔

کس جانور کی قربانی باعثِ فضیلت ہے؟

سُوال: میں نے دو دُنبے پالے تھے اور میری نیت یہ تھی کہ میں ان کو بیچ کر بڑا جانور خریدوں گا لیکن اب میرا دِل یہ کر رہا ہے کہ میں ان کو ہی ذَبح کر دوں آپ میری راہ نمائی کیجیے کہ ان دونوں میں سے کون سی چیز میرے لیے بہتر ہے؟

(کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: قربانی کے جانور کی نیت کے (کچھ) مَسائل (یعنی شرعی احکام) ہیں، غریب کے لیے الگ مسئلہ ہے اور مالدار کے لیے الگ۔ اگر ان جانوروں کی قربانی کی نیت نہیں کی تھی تو انہیں بیچنے میں حرج نہیں، آپ کی مرضی ہے ان کو بیچ کر بڑا جانور لیں یا نہ لیں۔ ہاں! اس میں بہتر کیا ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ بندہ جو جانور خود پالتا ہے اس سے اُنسیت ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات جانور سے اَولاد کی طرح پیار ہو جاتا ہے، اسے ذَبح کرنا نفس پر گِراں گزرتا ہے اور دِل پر ایک صَدمے کی کیفیت ہوتی ہے یوں اسی پالتو جانور کو ذَبح کرنے میں زیادہ فضیلت نظر آرہی ہے۔ اگر اسے بیچ دیا جائے گا تو یہ کیفیت نہیں ہوگی کہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اب کٹے یا کچھ بھی ہو اتنا محسوس نہیں ہوگا۔ نیز اس کو بیچ کر دوسرا جانور لیا جائے تو اس سے زیادہ اُنسیت اور پیار نہیں ہوگا اور اس کو کاٹنے سے نفس پر اتنا بوجھ بھی نہیں ہوگا لہٰذا جو جانور خود پالا ہے اسی کو ذَبح کرے۔

فوت شُدہ والدین کے نام کی قربانی کرنے کا حکم

سُوال: اگر والدین کا اِنتقال ہو چکا ہو اور انہوں نے زندگی میں کبھی بھی قربانی نہ کی ہو تو کیا اَولاد ان کے نام کی قربانی کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! اِیصالِ ثواب کے لیے قربانی ہو سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں نیز والدین کی طرف سے قربانی کرنی چاہیے یہ اچھی بات ہے۔ والدین زندگی میں قربانی کرتے تھے یا

www.dawateislami.net

نہیں یا 100، 100 بکرے زندگی میں ذَبح کرتے تھے تب بھی اِیصالِ ثواب کے لیے قربانی کرنے میں حرج نہیں۔ نیز زندہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

کیا قربانی کے جانور کو نہلایا جا سکتا ہے؟

سُوال: کیا قربانی کے جانور کو نہلایا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! قربانی کے جانور کو نہلایا جا سکتا ہے جبکہ ضَرورت ہو۔

کیا قربانی کی بھی قضا ہوتی ہے؟

سُوال: ایک سال کی قربانی رہ جائے تو کیا یہ قربانی دوسرے سال کر سکتے ہیں؟ جیسے اس مرتبہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو قربانی میرے لیے معاف ہے یا کرنا ہو گی؟

جواب: قربانی کے دِن گزر گئے اور (واجب ہونے کی صورت میں) قربانی نہیں کی نہ جانور اور اس کی قیمت صَدقہ کی یہاں تک کہ دوسری بقرہ عید آگئی اور اب یہ چاہتا ہے کہ گزشتہ سال کی قربانی کی قضا اس سال کر لے تو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صَدقہ کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/296-297)

قربانی واجب ہو مگر رَقم نہ ہو تو کیا کرے؟

سُوال: اگر قربانی کی شرائط پائی جائیں لیکن پیسے نہ ہوں یا قربانی واجب ہی نہ ہو تو کیا پھر بھی قربانی کا حکم ہو گا؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر قربانی واجب ہو مگر پیسے نہ ہوں تو اُدھار لے کر بھی قربانی کر سکتا ہے یا پھر کوئی ایسی چیز بیچ کر رَقم حاصل کر لے جس سے جانور خرید سکے۔ یاد رَکھیے! قربانی کے لیے ضَروری نہیں کہ ڈھائی لاکھ والا جانور ہی لایا جائے بلکہ حصہ بھی ڈالا جا سکتا ہے کہ وہ زیادہ مہنگا نہیں ہوتا۔ بہر حال قربانی واجب ہو تو کرنا ضَروری ہے اگر جان بوجھ کر نہ کی تو بندہ

گناہ گار ہو گا۔ ہاں! اگر قربانی واجب ہی نہیں تھی اور اس کے وجوب کی شرائط بھی نہیں پائی گئی تھیں اس وجہ سے قربانی نہ کی تو یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے کیونکہ قربانی واجب ہی نہیں تھی۔

قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گُھنگرو باندھنے کا حکم

سُوال: قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گُھنگرو باندھنا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کا جانور ہو یا بغیر قربانی کا، اس کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنا اگر بغیر کسی ضرورت کے ہو تو مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔

جانور کے گلے میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھنے سے متعلق دارُ الاِفتا اہلِ سنّت کا بڑا پیارا اور تحقیقی فتویٰ یہ ہے کہ "جانوروں کی گردن میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھنے سے اگر کوئی مَنْفَعَت یعنی فائدہ ہے تو دَارُ الْاِسْلَام میں بلا کراہت جائز اور اگر کوئی مَنْفَعَت نہیں تو مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے مگر جائز اب بھی ہے۔" یاد رہے! قربانیوں کی رونقیں دَارُ الْاِسْلَام میں ہوتی ہیں تو یہ مسئلہ بھی دَارُ الْاِسْلَام کے متعلق ہے جبکہ دَارُ الْحَرْب کی الگ صورتیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان دَارُ الْاِسْلَام ہے اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مَمالک دَارُ الْاِسْلَام ہیں اگرچہ اُن میں بھاری تعداد کفار کی ہوتی ہے مگر وہ دَارُ الْاِسْلَام کی تعریف میں آتے ہیں۔ بہر حال ہمارے یہاں جانوروں کے گلے میں جو گھنٹی باندھی جاتی ہے وہ جائز ہے اور مَنْفَعَت کی نیت نہ ہونے کی صورت میں مکروہِ تنزیہی اور اگر مَنْفَعَت کی نیت ہے تو مکروہِ تنزیہی بھی نہیں ہے مثلاً اس نیت سے جانور کے گلے میں گھنٹی باندھی کہ سفر میں گھنٹی کی آواز جانور کی چُستی بڑھائے گی اور وہ جلدی بھاگے گا تو اس فائدے کو حاصل کرنے کے لیے گھنٹی باندھنا مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اس لیے جانوروں کے گلے میں گھنٹی

باندھی کہ بھیڑیا وغیرہ جو جانور حملہ کرنے آئے گا وہ گھنٹی کی آواز سے بھاگے گا اور یوں جانوروں کی حفاظت ہو گی تو یہ بھی ایک دُرُست نیت ہے۔ یوں ہی اگر اس لیے گھنٹی باندھی کہ یہ نیند دُور کرتی ہے اور اس سے سفر میں جانور کی نیند بھی دُور ہو گی اور جو اس پر سُوار ہے اس کی بھی نیند دُور ہو گی تو اس نیت سے بھی گھنٹی باندھی جاسکتی ہے۔

جانوروں کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کے فَوائد

جانوروں کے گلے میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھ کر دِیگر فَوائد بھی حاصِل کیے جاسکتے ہیں مثلاً جانور گُم ہو گیا یا رَسّی توڑ کر بھاگا تو پتا چل جائے گا کہ جانور بھاگا ہے اور کہاں پہنچا ہے؟ یا پھر چوروں کا خوف ہے کہ جانور کو چور لے جائے گا تو جانور کے چلنے سے گھنٹی کی آواز آئے گی جس کے باعِث سوئے ہوئے اَفراد جاگ کر چور کو پکڑ لیں گے اور اپنے جانور کو بچا سکیں گے تو ان سب فوائد کو پانے کے لیے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنا جائز ہے۔

کم عُمر فربہ جانور کی قربانی کا حکم

سُوال: اگر بڑا جانور ڈیڑھ سال کا ہو مگر دور سے دیکھنے میں دو سال کا لگے تو کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب: بڑے جانور (گائے، بھینس) کی عمر دو سال ہونا ضَروری ہے اگر دو سال میں ایک دِن بھی کم ہو گا تو قربانی نہیں ہو گی۔ البتہ دُنبہ دُنبی یا بھیڑ جس کو انگریزی میں Sheep بولتے ہیں یہ اگر چھ مہینے کا بچہ ہے اور دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے، مگر بکرے اور بکری میں ایسا نہیں ہو گا یہ رِعایت صرف Sheep میں ہے اور یہ بھی صرف اس وقت ہے جب چھ، سات یا آٹھ ماہ کا بچہ اتنا فربہ اور جاندار ہو کہ سال

بھر کا لگے ورنہ اس کی بھی قربانی نہیں ہو گی یعنی اب چاہے چھ، سات یا آٹھ ماہ کا ہو مگر کمزور ہو اور بچہ ہی لگتا ہو اس کی قربانی نہیں ہو گی البتہ پورے سال بھر کا ہونے کے بعد بھی بچہ لگتا ہو تو کوئی حرج نہیں قربانی ہو جائے گی بشرطیکہ اس میں کوئی اور نقص نہ ہو۔(در مختار، کتاب الاضحیۃ، 9/533 ماخوذا)

جتنے اَفراد پر قربانی واجِب ہو ان سب کو قربانی کرنا ہو گی

سُوال: گھر میں چھ اَفراد ہیں جن پر قربانی واجِب ہے اگر ان سب کی طرف سے دو یا تین قربانیاں کر دی جائیں تو کیا کافی ہوں گی یا چھ قربانیاں ہی کرنا ہوں گی؟

جواب: چھ قربانیاں کرنا ہوں گی۔ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکرا قربان کر دیتے ہیں اس طرح کسی کی بھی قربانی نہیں ہوتی۔ ایک بکرے میں ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے۔ ایسے موقع پر بڑا جانور لے لیا جائے تو وہ سات اَفراد کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے۔

قربانی حکمِ خُداوندی پر عمل کیلئے کی جاتی ہے .. 1
قربانی کس پر واجب ہے؟ 2
کیا مُسافِر پر قربانی واجب ہے؟ 2
قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت کا؟ .. 2
جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟ . 4
بڑے جانور کو چھوٹی گاڑی میں گھسا کر لانا کیسا؟ 5
کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟ 5
شکنجے میں جکڑ کر جانور ذَبح کرنا کیسا؟ 6
قربانی کے جانور کی اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟ 7
بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ 8
اُدھار لے کر قربانی کرنا کیسا؟ 9
محرم الحرام میں قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ 10
قربانی کے جانور کے گوشت کے تین حصّے کرنا 10
کس جانور کی قربانی باعثِ فضیلت ہے؟ 13
فوت شدہ والدین کے نام کی قربانی 13
کیا قربانی کے جانور کو نہلایا جا سکتا ہے؟ 14
کیا قربانی کی بھی قضا ہوتی ہے؟ 14
قربانی واجب ہو مگر رَقم نہ ہو تو کیا کرے؟ 14
جانور کے گلے میں گھنٹی وغیرہ باندھنا 15
کم عمر فربہ جانور کی قربانی کا حکم 16
جتنے اَفراد پر قربانی واجِب ہو ان سب کو قربانی کرنا ہو گی 17

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جس شخص کے پاس جانور ہو اور وہ اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ایسا شخص ذِی الْحِجّہ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے جب تک قربانی نہ کرلے۔ (مسلم، ص841، حدیث:5121)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم صرف اِستحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضایَقہ نہیں، اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عُذر کے سبب خواہ بلا عُذر ناخن نہ تراشے ہوں کہ ذِی الْحِجّہ کا چاند ہوگیا تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اِس مُستحب پر عمل نہیں کرسکتا کیونکہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہوجائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے۔ فعلِ مُستحب کے لئے گناہ نہیں کرسکتا۔

(فتاویٰ رضویہ، 20/ 353، 354 ملخصاً)

978-969-722-049-6
01082195

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

DAWAT-E-ISLAMI